نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا فرمایا۔ (سورۃ التین، آیت نمبر۴)

ایک خاص مقصد کیلئے پیدا فرمایا۔۔۔۔اپنی بندگی اور حضور انور ﷺ کی غلامی کیلئے پیدا فرمایا۔(سورۃ الذاریات، آیت نمبر۵۶)

رسول کریم ﷺ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی کیلئے نہ پیدا کیا ہوتا تو انبیاء علیہم السلام سے یہ عہد نہ لیا ہوتا اور یہ نہ فرمایا ہوتا:-لتؤمنن بہ ولتنصرنہ.

(سورۃ آل عمران، آیت نمبر۸۱)

نبی کریم ﷺ کی پیروی کو اپنے بندے پر فرض فرمایا۔

(سورۃ آل عمران، آیت نمبر۳۲، النسآء، ۵۹، المائدۃ، ۹۲، الانفال، ۴۶)

آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت کا عین فرمایا۔آپ کی اتباع کو اپنی محبت کا عظیم وسیلہ قرار دیا۔ (سورۃ آل عمران، آیت نمبر۳۱)

اور اطاعت کرنے والوں کو اپنا محبوب بنایا۔۔۔۔آپ کو اختیار کلی عطا فرمایا۔

(سورۃ الحشر، آیت نمبر۷)

قرآن حکیم کے لیے حکم ہوا کہ جب پڑھا جائے تو چپ رہو اور سنتے رہو۔

(سورۃ الاعراف، آیت نمبر۲۰۴)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نظروں میں نبی کریم ﷺ کی باتوں کا کیا مقام تھا؟ ادب سیکھنا ہو تو ان سے سیکھیں۔انہوں نے قرآن کریم کی حفاظت کا بھی سامان کیا اور رسول کریم ﷺ کی باتوں کو بھی سینے سے لگا کر

رکھا، دل دماغ میں محفوظ کیا، صحیفوں میں قلم بند کیا۔ ہر محبت والا اپنے محبوب کی باتیں محفوظ کرتا یہ محبت کی نفسیات سے ہے، یہ محبت کے تقاضے ہیں، اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کتب خانوں کے علمی ذخیرے اس حقیقت پر شاہد ہیں۔

صحابہ کرام کے پاس احادیث کے ذخیرے موجود تھے۔ صندوق بھرے ہوئے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صحیفوں میں یہ قابل ذکر ہیں ---صحیفہ صدیقی، صحیفہ علوی، صحیفہ سمرہ، صحیفہ صادقہ، صحیفہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور صحیفہ صحیحہ جو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۰۱ھ/ ۷۱۹ء) نے ہمام بن منبہ کے لیے (۵۸ھ/ ۶۷۸) سے قبل مرتب فرمایا تھا صحیفہ ہمام بن منبہ ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ھ میں حیدرآباد دکن سے شائع ہو چکا، ۱۰۱ھ/ ۷۱۹ء میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے ایماء پر امام مالک کے استاد ابن شہاب زہری رضی اللہ عنہ نے سند کے ساتھ احادیث کا ایک نسخہ مدون کیا۔

تدوین حدیث کی ایک طویل تاریخ ہے جس کی ابتداء عہد نبوی سے ہوتی ہے۔ اس صدی میں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۱۷۹ھ/ ۷۹۵ء) نے موطا کے نام سے احادیث کا مجموعہ مرتب کیا۔ مجتہدین ومحدثین نے پہلے سے جمع کی ہوئی احادیث سے پورا فائدہ اٹھایا، یہ کہنا کہ احادیث دو تین سو برس کے بعد مدون ہوئیں اور اس سے پہلے سرے سے احادیث کا ذخیرہ تھا ہی نہیں۔ غیر معقول اور غیر مورخانہ ہے قرآن حکیم کا ترجمہ جو بالکل جدید بات لگتی ہے اس کی

تاریخ بھی پرانی ہے۔ ترجمہ قرآن کریم کا آغاز بھی عہد نبوی میں ہوا، مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (م ۳۳ھ/ ۷۵۳ء) نے سورۃ فاتحہ کا فارسی میں ترجمہ کر کے بھیجا۔ (الف) المبسوط للسرخسی، ج ۲ ص ۳۷ کتاب الصلوٰۃ۔

(ب) الدولۃ العلمیہ علی جواز ترجمۃ معانی القرآن الی اللغات الاجنبیہ، قاہرہ، ص ۵۸

۲۷۰ھ/ ۸۸۳ء میں سندھ کے ایک عراقی الاصل عالم نے والی کشمیر کی خواہش پر قرآن کریم کا ہندی زبان میں ترجمہ کیا۔

بزرگ بن شہریار: عجائب الہند، بحوالہ ہندوستان عربوں کی نظر میں اعظم گڑھ (۱۹۶۰ء/ ص ۱۶۳) (عربی متن مع فرانسیسی ترجمہ مطبوعہ لیڈن، ۱۸۸۶ء)

غالباً غیر منقسم ہندوستان میں قرآن حکیم کا یہ پہلا ترجمہ تھا۔

الغرض احادیث کی تدوین کا سلسلہ عہد نبوی ہی سے شروع ہو گیا تھا، بہت سے مجموعے ممکن ہے کہ حادثات کی نذر ہو گئے ہوں۔ کیوں کہ اسلامی تاریخ بہت سے نشیب وفراز سے گزر رہی ہے۔ قدیم کتب حدیث کی تلاش میں ابتدائی تاریخ اسلام پر نظر ہو تو شاید اس تلاش وجستجو میں کچھ آسانی ہو جائے گی۔

(۱۳۷۵/ ۱۹۵۴ء) میں جناب محمد رحیم الدین صاحب (صدر اسلامک پبلی کیشنز سوسائٹی حیدرآباد دکن نے احادیث کے دو ایسے مجموعوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو اس وقت تک منظر عام پر نہ آسکے تھے یعنی مصنف ابن ابی شیبہ اور مصنف حمیدی۔

(ڈاکٹر محمد حمید اللہ: صحیفہ ہمام بن منبہ حیدرآباد دکن، ۱۹۵۶ء)

تاریخ میں بہت سے احادیث کے مجموعوں کے نام ملتے ہیں مگر وہ مجموعے نہیں ملتے کیوں کہ ان کا تعلق اس دور سے ہے جب کاغذ کمیاب تھا اور طباعت معدوم۔ ایک کتاب کو حاصل کرنے کیلئے کاتبوں سے مدد لی جاتی جو مہینوں نقل کرتے تب جا کر ایک کتاب میسر ہوتی۔ ان کلفتوں کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔

جدید اشاعتی دور میں مذہبی سیاست نے احادیث شریفہ کی حفاظت کو مخدوش بنا دیا ہے، اپنے باطل عقائد کی تائید وحمایت کیلئے کتب احادیث میں ترامیم کی جارہی ہیں حتی کہ پوری احادیث نکالی جارہی ہیں اور خدمت کا انعام بھی حاصل کیا جارہا ہے۔ انا للہ انا الیہ راجعون۔۔۔

عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی الیمانی (۱۲۶ھ) کی ''تالیف المصنف'' جو مسند احمد بن حنبل، بخاری شریف اور مسلم شریف کتب حدیث کا سرچشمہ ہے اس میں سے پوری حدیث نور خارج کر دی گئی جس کو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث مواہب الدنیہ میں موجود ہے لیکن مواہب لدنیہ کے جدید ایڈیشن (مطبوعہ دارالکتب العلمیہ ص، ۳۷) میں محشی نے کس دیدہ دلیری سے لکھ دیا ہے۔

(وھذا الحدیث لا وجود لہ فی مصنف عبدالرزاق)

اس جھوٹ سے اکابر علمائے متقدمین ومتاخرین جنہوں نے مصنف

کے حوالے سے اس حدیث کا حوالہ دیا ہے معاذ اللہ جھوٹے قرار پاتے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۱۹۵۶ء میں ڈاکٹر یوسف الدین صاحب حیدرآباد دکن میں مختلف مخطوطات کی روشنی میں اس کو ایڈٹ کر رہے تھے۔ یقول ڈاکٹر محمد حمید اللہ استانبول، صنعا میں اس کے مکمل نسخے تھے، حیدرآباد دکن وسندھ، مدینہ منورہ اور ٹونک وغیرہ میں اس کے ناقص نسخے ہیں۔

تعجب تو یہ کہ اس کے اصل نسخوں کو کتب خانوں سے غائب کیا جارہا ہے۔ یہ بہت بڑی سازش معلوم ہوتی ہے۔ احادیث کی بعض کتب میں معمولی ترمیم کر کے احادیث کے دھارے اپنے عقائد کی طرف موڑ لئے گئے۔ ایک حدیث میں ''یا محمد'' آیا ہے، اسکو محمد بنا دیا گیا۔ حدیث میں ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا پیر سن ہو گیا، کسی نے کہا ''اپنے سب سے پیارے کو یاد کیجئے'' آپ نے فرمایا: ''محمد ﷺ'' اور پیر ٹھیک ہو گیا۔

(کتاب الاذکار للنووی باب مایقول اذا حدرت رجلہ حدیث نمبر ۷۹۶/

ا،ص۳۶۰)اور یہ حدیث مسند ابن الجعد (دارالکتب العلمیہ حدیث نمبر ۲۵۳۹،ص۳۶۹)اورالادب المفرد لامام بخاری میں موجود ہے۔

دوسری حدیث میں ''باب فی زیارۃ قبرالنبی ﷺ ہے'' اس کو باب زیارۃ مسجد النبی ﷺ بنادیا گیاہے۔

کتاب الاذکار للنووی میں فصل فی زیارۃ قبرالنبی ﷺ واذکارہ۔اس کو بدل کر فصل فی زیارۃ مسجدالنبی ﷺ کردیا گیااور کئی تحریفات کیں۔

شیخ عبدالقادر الاناروط نے جن کی نشاندہی کی پھراس کے بعد کے ایڈیشن میں تصحیح کی گئی مگر پھر بھی حواشی میں اپنے عقیدے کا اظہار کئے بغیر محشی نہ رہ سکے،فصل فی زیارۃ قبرالنبی ﷺ پر حاشیہ لکھا کہ اچھا یہ ہے،''مسجدالنبی ﷺ کہا جائے''۔پھران یتوجہ الی زیارۃ رسول اللہ ﷺ پر لکھا۔''وارزقنی فی زیارۃ قبرنبیک'' حاشیہ لکھا کہ اچھا یہ ہے''فی زیارۃ مسجد نبیک'' لکھا جائے (کتاب الاذکار دارالہدی الریاض ص ۲۹۵) پھر صفحہ ۲۹۷ پر اعرابی والی حدیث پوری نکال دی ان سب کا شیخ عبدالقادر موصوف نے اپنے خط میں خوب تعاقب کیا ہے

ملاحظہ ہو جامع الاحادیث (ج ا ص ۴۴ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں، عالمی سطح میں اسلام کے نام پر اسلام کے خلاف کیا کچھ ہورہا ہے یہ حقائق ہر سنجیدہ عالم کیلئے باعث تشویش ہیں۔

قادیانی راستہ۔۔قرآن مجید کے بعد حدیث میں تحریف

اہل حدیث (غیر مقلد وہابیوں) کی حدیث دشمنی

صحاح ستہ میں غیر مقلدانہ تحریف

مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اور اسلاف سے دور لے جانے کیلئے کتب احادیث میں بھی تحریف کی تحریک زور پکڑ رہی ہے جو کہ اہل اسلام واہل علم کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کی دیگر خباثتوں کے علاوہ ان کی ایک بُرائی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ کتب تورات اور زبور وغیرہما میں تحریف کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔

یحرفون الکلم عن مواضعہ (مائدہ آیت ۱۳)

وہ یہودی اللہ تعالیٰ کے کلام کو ان کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں۔

اب اہلحدیث (غیر مقلد وہابی) یہ کام کررہے ہیں۔

مکتبہ دارالسلام (لاہور) کی حدیث دُشمنی

مکتبہ دارالسلام لاہور کی جانب سے کتب حدیث کا مجموعہ ''الکتب الستہ'' کے نام سے شائع ہوا ہے جس میں صحاح ستہ کو ایک جلد میں اکٹھا کر کے بظاہر بڑا اچھا اور عمدہ کام کیا ہے۔لیکن افسوس کہ ظاہری حسن کے ساتھ ساتھ باطنی تحریف کر کے دُنیا و آخرت کی تباہی اور اپنی روسیاہی کا سامان کیا ہے۔اس

مجموعہ مذکورہ میں جن مقامات پر غیر مقلدین ناشرین نے تحریف کی ہے۔ ہم یہاں مختصراعرض کرتے ہیں۔

سنن نسائی باب ''رفع الیدین للسجود'' میں ایک حدیث کی اصل سند اخبر نا محمد بن المثنی قال حدثنا ابن ابی عدی عن شعبة عن قتادہ عن نصربن عاصم عن مالك بن الحویرث

(بحوالہ سنن نسائی ۲۰۷/۲ طبع بیروت ۱۹۳۰ء سنن نسائی مع تعلیمات سلفیہ ۱۲۹۰/۱ طبع لاہور) الکتب الستہ نسائی صفحہ ۲۱۵۷ میں یہ سند اسطرح تبدیل کردی گئی ہے :اخبرنا محمد بن المثنی قال حدثنا ابن ابی عدی عن (سعید) عن قتادة ۔یعنی اس سند میں شعبہ کا نام حذف کر کے سعید کا نام لکھ دیا گیا ہے جبکہ پوری دنیا میں جتنے بھی قدیم وجدید نسخے سنن نسائی کے مطبوعہ ہیں سب میں شعبہ ہی راوی ہے ہمارا چیلنج ہے کہ غیر مقلد وہابی سچے ہیں تو نسائی کے قدیمی نسخوں میں شعبہ کی بجائے سعید کا نام دکھائیں۔

جامع ترمذی باب ''رفع الیدین عندالرکوع'' کے آخر میں اپنی طرف سے زائد سطریں داخل کردی ہیں ۔ملاحظہ فرمائیں المجموعۃ الکتب الستہ صفحہ ۱۲۲۳ زائد عبارت اسطرح ہے۔

قال وحدثنا یحیٰ بن موسی قال حدثنا اسماعیل بن ابی اویس قال کان مالك بن انس یری رفع الیدین فی الصلاة قال وسمعت

الحارودبن معاذ یقول کان سفیان بن عیینةو عمر بن هارون والنضر بن شییل یرفعون ایدیهم اذافتتحوا الصلاة واذارکعواواذارفعورؤسهم۔

جبکہ یہ عبارت جامع ترمذی کے کسی معتبر مطبوعہ نسخہ میں موجود نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔الجامع الترمذی مع العرف الشذی ۵۹/۱، عارضۃ الاحوذی ابن العربی ۲/ ۵۸ الاحوذی شرح جامع الترمذی للعبد الرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد ۲۲/۱۔

سنن ابی داؤد صفحہ ۱۲۷۸ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع الیدین کی حدیث میں اپنی طرف سے یہ عبارت داخل کردی قال ابو داؤد هذا حدیث مختصر من حدیث طویل ولیس هوبصحیح علی هذا للفظ

جبکہ یہ الفاظ سنن ابی داؤد کے کسی بھی معتبر مطبوعہ نسخہ میں نہیں ہیں، ملاحظہ فرمائیں، سنن ابی داؤد ۱۰۹/ مطبوعہ کراچی، ۱۰۸/۱ مطبوعہ دہلی، مختصر سنن ابی داؤد للمنذری ۱/ ۳۶۷۔ تحقیق حامد الفقی مجددی واحمد محمد شاکر سنن ابی داؤد صفحہ ۱۲۷۹ میں اپنی طرف سے ایک حدیث داخل کردی ہے۔

عن طاوس قال کان رسول الله ﷺ یضع یده المینیٰ علی یده الیسری ثم یشد بینهماعلی صدره۔

یہ حدیث شریف مراسیل ابی داؤد کی ہے لیکن غیر مقلد نجدی ناشرین نے اس کو سنن میں داخل کر کے دھوکہ دیا ہے۔والعیاذ بالله تعالے نحدیه

وھابیہ جیسے محرفین کو ڈاکٹر اقبال نے تنبیہ کی ہے کہ

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان عرب بے توفیق

مزید فرمایا

زمین کیا آسمان بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطر قرآن کو چلیپا کر دیا تو نے

غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کتاب میں تحریف

غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کی کتاب میں سے ۲۰ تراویح والی حدیث مبارکہ کے الفاظ کتاب ہی سے نکال دیئے۔

''غنیۃ الطالبین'' میں حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح کے متعلق فرمایا: صلوۃ التراویح سنۃ النبی ﷺ وھی عشرون رکعۃ یجلس عقب کل رکعتین ویسلم وھی خمس ترویحات کل اربعۃ منھا ترویحۃ یعنی نماز تراویح نبی ﷺ کی سنت ہے جو بیس رکعت ہے۔ نماز ہر دو رکعت کے بیٹھے اور سلام پھیرے اور پانچ ترویحات ہیں۔ جن میں ہر چار رکعت کے بعد ایک ترویحہ ہے (بحوالہ غنیۃ الطالبین کا عربی اردو نسخہ)

سعودیہ کتب خانہ حدیث منزل کراچی

غیر مقلدین کے کتب خانہ سعودیہ حدیث منزل کراچی کے مطبوعہ نسخہ غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۴۳۹ پر عربی متن اور اردو ترجمہ میں ظالمانہ چیر پھاڑ کر کے بایں الفاظ تحریف وعلمی ڈکیتی کی گئی ''وھی احدیٰ عشرۃ رکعۃ مع الوتر'' یعنی تراویح آٹھ رکعت ہے اور وتر سمیت گیارہ رکعت۔ اُف توبہ کیسی ہٹ دھری اور دیدہ دلیری ہے کہ بیس تراویح کا گیارہ رکعت بنا دیا اور پانچ ترویحات کی عبارت بالکل ہی اُڑا دی

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں بہت
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

اکابرین کی کتب میں علمی خیانت اور تحریف

وہابیوں کا یہ بھی پسندیدہ معمول وطریقہ ہے کہ وہ کتابیں جو مسلمانوں کا قیمتی وعلمی سرمایہ ودورثہ ہیں، لوگوں کی ضرورت کی وجہ سے نجدی ان پر اپنے ملک میں پابندی عائد تو نہیں کر سکتے لیکن ان میں جو چیز انہیں پسند نہیں اسے حذف کر دیتے ہیں یا اس میں تحریف وخیانت کر دیتے ہیں حالانکہ یہ سلف صالحین، مصنفین کی آراء پر شرعی اور قانونی ایسی ظلم وزیادتی ہے جس کے ازالہ وبدلہ کی انہیں دنیا میں طاقت تو کہاں اللہ تعالیٰ کے ہاں آخرت میں بھی کچھ نہیں کر سکیں

گے۔

اہلحدیث وہابیوں نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب حاشیہ ابن عابدین شامی (فتاویٰ شامی) سے وہ فصل ہی خارج کر دی جو اولیاء ابدال اور صالحین کے بارے میں تھی۔

اہلحدیث (وہابیوں) نے آخری طباعت میں فتاویٰ ابن تیمیہ سے دسواں حصہ حذف کر دیا کیونکہ وہ تصوف پر مشتمل تھا۔

تبلیغی جماعت (رائیونڈ والوں) کی درود دشمنی

تبلیغی جماعت کی کتاب "تبلیغی نصاب" میں ایک باب فضائل درود شریف تھا اور برسوں چھپتا رہا۔ اس میں الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کا پڑھنا جائز لکھا گیا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں (تبلیغی نصاب ص ۶۷۹ تا ۸۱۳ مطبوعہ عتیق اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

موجودہ قائدین تبلیغی جماعت نے الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ کی دشمنی میں فضائل درود شریف کے پورے باب کو حذف کر دیا ہے۔

بازار سے کتاب لے کر جس کا جی چاہے اپنی تسلی کر سکتا ہے۔ تبلیغی ٹولے کے کسی فرد سے آپ وجہ دریافت فرمائیں گے تو وہ کہے گا کہ یہ باب الگ چھاپا گیا ہے۔ اسے آپ فرمائیں کہ لاؤ اور ہمیں بھی دکھاؤ وہ کبھی نہیں دکھا سکے

گا۔ اس کا جھوٹ آپ پر آشکار ہو جائے گا اور درود شریف الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے ساتھ دشمنی بھی۔

ہے یہ سوچنے کی بات

اسے بار بار سوچ

شیخ ابن باز (جو دارالافتاء کے سابقہ سربراہ تھے) نے یہ چاہا تھا کہ حافظ امام ابن حجر عسقلانی کی کتاب فتح الباری شرح البخاری میں جو اسے ناپسند ہے اس پر حواشی لکھ کر اس کا ازالہ کرے، اس نے معاونین سے مل کر تین اجزاء پر کام بھی کیا۔ اس کے بعد وہ رک گیا۔ ان حواشی کے ذریعے اس نے بہت بڑا شر کا دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ یاد رہے کہ امام ابن حجر عسقلانی کے خلاف ایک نجدی نے مکمل کتاب لکھی جس کا نام "الاخطاء الاسباب فی توحید الالوھیہ فی فتح الباری" ہے۔

اہلحدیث (وہابیوں) کی قبر نبی کریم ﷺ کے ساتھ دشمنی

امام محی الدین النووی کی الاذکار (۱۴۰۹) بیس دارلہدیٰ ریاض سے عبدالقادر ارناؤوط شامی کی تحقیق سے شائع ہوئی صفحہ ۲۹۵ پر امام نے عنوان قائم کیا تھا:

فصل فی زیارۃ قبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم	یہ فصل زیارت قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہے

پھر فصل کی ابتداء اور انتہا سے متعدد سطور حذف کر دیں اور سارا حضرت عقبیٰ کا واقعہ بھی حذف کر دیا، حالانکہ اسے امام نووی نے مکمل طور پر ذکر کیا تھا۔ یہ مصنف اور کتاب پر زیادتی و ظلم نہیں تو کیا ہے؟ جب محقق شیخ ارناؤوط سے اس سلسلہ میں رابطہ کیا تو انہوں نے بتایا یہ تبدیلی و تحریف سعودی نجدی ناشرین کی ہے۔

اہلحدیث (وہابیوں) نے حاشیہ صاوی علیٰ جلالین سے وہ تمام عبارات حذف کر دیں جو انہیں نہیں بھاتی تھیں۔

(تصحیح: لاخوان نجد ص ۳۴ مطبوعہ کویت)

یہ ہے مجموعہ احادیث مبارکہ

المصنف: امام عبدالرزاق صنعانی

جس میں مذکور حدیث اوّلیت نور محمدی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہونے کی حدیث مبارک کو منکرین نور و مخالفین شانِ رسالت ہمیشہ چھپاتے بلکہ صریح انکار کرتے رہے۔

الحمدللہ! مذکورہ مجموعہ احادیث مبارکہ

المصنف: امام عبدالرزاق صنعانی

کو دبئی (عرب امارات) کے علمی تحقیقی اشاعتی ادارہ عربیہ نے بڑے اہتمام و آب و تاب سے شائع کر کے اہل عشق و علم اور تحقیقی حضرات پر بہت احسان فرمایا ہے۔

(جزاهم الله تعالیٰ احسن الجزاء)

امام عبدالرزاق: صنعانی علیہ الرحمۃ کے علمی مقام و تعارف کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ حضرت امام مالک کے شاگرد، امام احمد کے استاذ اور امام بخاری و امام مسلم علیہم الرحمۃ کے استاذ الاستاذ ہیں۔

اسی مصنف میں آپ نے حدیث نور کو صحابیٔ رسول حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سایہ نہ ہونے کی روایت فرمائی ہے۔ (فالحمد لله علیٰ ذالک)

حدیثِ نور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اوّل شيیء خلقه الله تعالیٰ؟ فقال هو نور نبيک يا جابر خلقه الله (الحدیث، ص ۶۳)